

حکومت ہمارے مطالبات کو جلد از جلد پورا کرے: مولانا کلب جواد

جانبدارانہ رویے اور شیعوں کے ساتھ ہورہے سوتیلے سلوک کے خلاف اتفاق رائے سے یہ طے کیا گیا کہ لوک سبھا الکشن ۲۰۱۴ء سے قبل شیعوں کے حقوق کی بازیابی کے لئے قائد ملت کی قیادت میں مشن چلایا جائے گا جس کا آغاز آئندہ ماہ ستمبر ۲۰۱۳ء سے ہو جائے گا جس میں پورے اتر پردیش کے ایک کروڑ سے زیادہ شیعہ سنی، وغیرہ مسلم تعزیرہ داروں کی ایک مہاریلی امام باڑہ آصف الدولہ (بڑا امام باڑہ) لکھنؤ میں منعقد کی جائے گی۔ جس میں شیعوں کے مطالبات کو سرکار کے سامنے رکھا جائے گا اور اگر معین وقت پر ہمارے مطالبات تسلیم نہ کئے گئے تو مستقبل کی منصوبہ بندی کی جائے گی اور ایک عالی شان ریلی نکال کر سرکار سے اختلاف درج کرایا جائے گا اور ۲۰۱۴ء کے لوک سبھا الکشن میں ساجوادی پارٹی کی مخالفت کی جائے گی۔

نہ آتی۔ مگر سرکار بننے کے بعد اٹھلش سرکار نے شیعوں کی ان دیکھی کی ہے اور ان کے حقوق کی ادائیگی میں مسلسل کوتاہی برت رہی ہے۔ شیعوں کا کوئی معقول نمائندہ نہ تو ودھان سبھا میں ہے اور نہ ودھان پریشد میں۔ دیگر سرکاری کمیٹیوں اور عہدوں پر بھی شیعہ فرقہ میں سے کسی کو مقرر نہیں کیا گیا۔

شیعہ اوقاف کی بربادی ہورہی ہے اور متعدد بار حکومت کا دھیان اس طرف دلانے کے بعد بھی شیعہ سینٹرل وقف بورڈ بنانے کا معاملہ ابھی ٹھنڈے بستے میں پڑا ہوا ہے۔ سرکاری اسکیموں کا کوئی فائدہ شیعوں تک نہیں پہنچ پاتا ہے۔ سرکاری شاخوں اور دیگر نیم سرکاری جگہوں میں بھی شیعوں کو روزگار نہیں ملتا۔ خاص طور پر تعلیم کے میدان میں ہمیں پسماندہ بنایا جا رہا ہے اور کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا ہے۔ جلسے میں سرکار کے اس

مولانا سید کلب جواد نقوی کی صدارت میں ماتمی انجمنوں کا ایک اہم جلسہ الماس میرج ہال حسین آباد میں منعقد ہوا۔ جس میں موجودہ ریاستی حکومت سماج وادی پارٹی کے ذریعہ شیعوں کو ان کے جائز حقوق سے محرومی اور ہر سطح پر شیعوں سے صرف نظر کئے جانے کو لے کر برہمی کا اظہار کیا گیا۔ روزہ افطار کے بعد منعقد اس جلسہ میں شہر کی اہم ماتمی انجمنوں کے صدر اور سکریٹری صاحبان اور علماء موجود رہے۔ بڑی تعداد میں انجمنوں کے محرک افراد اور اہم شخصیات نے شرکت کی۔ سبھی لوگوں نے اپنے مشورے دیتے ہوئے کہا کہ سماج وادی حکومت کو اقتدار میں لانے کے لئے شیعوں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ شیعوں نے پچھلے ودھان سبھا الکشن میں ریاستی حکومت کو ہر محاذ پر کامیاب بنانے میں مدد کی اگر شیعہ ایسا نہ کرتے تو حکومت کبھی بہومت سے اقتدار میں

عراق میں جاری دہشت گردی میں ۲۷ افراد جاں بحق ۷ زخمی

سے تقریباً ۳۰ کلومیٹر جنوب مدین علاقہ میں ہوا جس میں دو لوگوں کی موت ہو گئی اور تین زخمی ہو گئے۔

۱۳ جولائی کی شام بغداد سے تقریباً ۷۵ کلومیٹر شمال سابق جاہرا گاؤں میں ایک شخص کو سپر دھاک کئے جاتے وقت ایک کار میں خودکش بم دھماکہ کیا گیا، جس میں چار لوگوں کی موت ہو گئی اور دیگر ۱۳ افراد زخمی ہو گئے۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ اس سے پہلے بھی دن میں ملک بھر میں بم دھماکہ اور فائرنگ کی الگ الگ کئی وارداتیں ہوئیں، ان الگ الگ وارداتوں میں بھی پانچ افراد کی موت کی خبر ہے۔

عراق نصف دہائی سے تشدد کے برے دور سے گزر رہا ہے۔ گذشتہ تین دنوں میں ملک بھر میں ہونے لگی حملوں میں کم سے کم ۱۲۰ لوگوں کی موت ہو گئی اور ۲۰۰ سے زیادہ لوگ زخمی ہو گئے۔ شہریوں کے درمیان جھگڑے کی وجہ سے ملک میں عدم استحکام کا خدشہ بڑھ گیا ہے۔

سال ۲۰۰۶ء اور ۲۰۰۷ء میں فرقہ وارانہ خونریزی جس طرح عروج پر تھی اس میں اگرچہ کمی آئی ہے۔ ان دونوں سالوں میں ہر ماہ ہلاکتوں کی تعداد تقریباً ۳۰۰۰ سے زیادہ ہو جایا کرتی تھی۔ سنہوا کے مطابق، سڑک کنارے بم دھماکہ کا ایک دیگر واقعہ بغداد

عراق کے دارالحکومت میں ایک سنی مسجد پر بم حملہ سمیت ملک بھر میں کئی مختلف حملہ ہوئے، جن میں کم سے کم ۲۷ لوگوں کی موت ہو گئی اور ۷۷ دیگر زخمی ہو گئے۔ خبر رساں ایجنسی سنہوا کے مطابق بغداد کے ڈورا علاقہ میں خالد بن الولید مسجد کے قریب سڑک کے کنارے نصب بم میں دھماکہ ہوا، جس میں کم سے کم ۱۳ لوگوں کی موت ہو گئی اور دیگر ۳۰ لوگ زخمی ہو گئے۔ سنی مسلم اکثریت والے علاقہ میں دھماکہ رات تقریباً ۱۰ بجے ہوا اس وقت نمازی مسجد سے باہر نکل رہے تھے۔ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ دھماکہ اتنا طاقتور تھا کہ لاشوں کے چھڑے اڑ گئے۔